

## 108084-کتاب : "فضائل اعمال" از محمد ذکریا کاندھلوی کارو

سوال

سوال : کیا یہ بات صحیح ہے کہ "فضائل اعمال" از محمد ذکریا کاندھلوی میں متعدد ایسی چیزیں موجود ہیں جنکا نتیجہ شرک بتا ہے؟

پسندیدہ جواب

کتاب "فضائل اعمال" سب سے پہلے "تبليغی نصاب" کے نام سے طبع ہوئی، یہ محمد ذکریا کاندھلوی کی تالیف ہے، جو کہ فضائل اعمال کے متنوع ابواب پر مشتمل ہے، کتاب کے مؤلف نے اسے اپنی "تبليغی جماعت" کیلئے معتبر کتاب کے طور پر تالیف کیا، چنانچہ یہ کتاب اس جماعت کی معتمد نیادی کتاب ہے، تبلیغی جماعت والے اسے اپنی مجاز، مدارس، اور مساجد میں پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، یہ کتاب اصل میں اردو زبان میں لکھی گئی ہے، اسی وجہ سے عرب ممالک میں یہ کتاب مشور نہیں ہے، بلکہ ہندوستان، پاکستان، اور افغانستان جیسے جن ممالک میں تبلیغی جماعت مشور ہے وہیں پر یہ کتاب بھی بہت مشور ہے۔

شیخ حمود توہجی "القول البلبغ" (ص/11) میں رقمطراز ہیں کہ :

"تبليغی لوگوں کے ہاں اہم ترین کتاب "تبليغی نصاب" ہے، جسے تبلیغی جماعت کے کسی سربراہ نے لکھا ہے، جس کا نام "محمد ذکریا کاندھلوی" ہے، تبلیغی جماعت والے اس کتاب کا خوب اہتمام کرتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اس طرح سے اس کتاب کی تعظیم کرتے ہیں جیسے اہل سنت "صحیح بخاری و مسلم" وغیرہ دیگر کتب احادیث کی کرتے ہیں۔

تبليغی جماعت نے اس کتاب کو ہندوستانی اور دیگر غیر عرب اپنے چاہئے والوں کیلئے معتمد و مستند قرار دیا ہے، حالانکہ اس کتاب میں شرک و بدعا و خرافات کی ساتھ خود ساختہ اور ضعیف روایات کی بھرمار ہے، چنانچہ حقیقت میں یہ گمراہی، فتنہ، اور کتاب شر ہے" انتہی

شیخ شمس الدین افغانی اپنی کتاب "جود علماء الحنفیۃ فی ابطال عقائد القبوریۃ" (2/776) میں لکھتے ہیں :

"بڑے دیوبندی علمائے کرام کی تالیفات کو دیوبندی مقدس سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ کتب قبر پرستی، اور صوفی بست پرستی سے بھر پور ہیں، جیسے کہ ان کتابوں میں [متعدد کتابیں ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اس کتاب کا بھی ذکر کیا] "تبليغی نصاب" ہے، اس کتاب کے نام کا مطلب ہے : نصاب تبلیغ، اور منج تبلیغ ہے، اور ان دیوبندیوں نے ان کتب سے براءت کا اظہار نہیں کیا، نہ کبھی ان سے خبر دار کیا ہے، ان کتابوں کی طباعت بھی بند نہیں کی، ان کتابوں کی خرید و فروخت سے منع نہیں کیا، یہی وجہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان وغیرہ کے بازاروں میں ان کتابوں کی بھرمار ہے" انتہی

اور ایسے ہی "فتاویٰ الجعفریہ الدائمة" دوسری ایڈیشن : (2/97) میں ہے کہ :

"میں برطانیہ میں مقیم ایک مسلمان ہوں، میری چاہت ہے کہ زندگی کے تمام امور میں اہل سنت و اجماعت کے منتج کی اتباع کروں، اس بنابر میں نے بہت ساری دینی کتابیں اردو زبان میں پڑھیں، ان میں سے بعض کتابیں جو دیوبندی تبلیغی جماعت سے مسوب مشور ہندوستانی عالم، شیخ الحدیث : محمد ذکریا کاندھلوی کی لکھی ہوئی ہیں، کام طالع کیا، انکی کتاب "تبليغی نصاب" کے صفحہ نمبر : 113 پر پانچویں فصل میں ایک قصہ "رونن المجالس" نامی کتاب سے نقل کیا گیا ہے، جس میں ایک تاجر کا قصہ ہے جس نے اپنی وفات کے بعد وراثت کا مال یہوں کے مابین تقسیم کر دیا، متوفی نے بہت سارے مال کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کا بال مبارک بھی ترکے میں پھوڑا تھا، چنانچہ چھوٹے بیٹے نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک لے لیا، اور اسکے عوض باپ کی وراثت سے بڑے بھائی کے حق میں دستبردار ہو گیا، پھر یہ ہوا کہ جس نے مال یا تھا کچھ دونوں کے بعد محتاج ہو گیا، اور جس نے بال مبارک لیا

تحاود مالدار ہو گیا، اور جس چھوٹے بھائی نے بال مبارک یا تاجب اسکی وفات ہو گئی، تو ایک بزرگ نے اپنے خواب میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرمائے ہیں کہ : "جسے کوئی ضرورت ہو وہ اس چھوٹے بھائی کی قبر کے پاس جائے، اور اللہ سے دعا کرے تاکہ اللہ اسکی دعاقبول فرمائے" (بحوالہ تبلیغی نصاب)۔

اسی طرح سے میں نے ایک دوسری کتاب (تاریخ مشائخ چشت) مذکورہ ساقیہ مؤلف شیخ محمد زکریا کی میں، اس کتاب کے صفحہ نمبر 232 پر ایک جگہ شیخ حاجی امداد اللہ مجاہد کی کے بارے میں لکھا ہے کہ انکے مرض الموت کے وقت انکے ایک مرید نے ان کی عیادت کی، اور انکی حالت پر غم اور تکلیف کا اظہار کیا، تو شیخ انکے غم کو سمجھ گئے اور کہا : "غم نہ کرو کیونکہ زاہد و عابد کی موت نہیں ہوتی، بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے، اور وہ قبر میں رہ کر لوگوں کی ضروریات پوری کرتا ہے، جس طرح سے اپنی زندگی میں لوگوں کی ضرورت پوری کیا کرتا تھا" (بحوالہ کتاب تاریخ مشائخ چشت)

میں مذکورہ اشخاص کے بارے میں آپکی رائے سننا چاہتا ہوں، اور درج ذیل سوالوں کا جواب مطلوب ہے :

الف - کیا مؤلف اور قسم بیان کرنے والے کا یہ عقیدہ جوانکی کتابوں سے معلوم ہوا، اس کی بناء پر وہ مسلمان باقی رہے یا نہیں؟ کتاب و سنت کے دلائل سے واضح فرمائیں۔

ب - اگر مسلمان نہیں رہے تو کتاب و سنت کے حوالہ سے ملت اسلامیہ سے انکے نکلنے کی کیا دلیل ہے؟

تو اونکا جواب تھا :

"اس کتاب کے حوالے سے سوال میں مذکور چیزیں بدعت و خرافات پر مشتمل ہیں جس کی کوئی شرعی حقیقت نہیں ہے، اور اسکی کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل نہیں ملتی، اس طرح کی باتیں کہنے والا وہی ہو سکتا ہے جسکی فطرت بگوچی ہو، بصیرت ختم ہو چکی ہو، اور راہ راست سے بھٹک گیا ہو۔

اور یہ دعویٰ کرنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال ابھی تک موجود ہے اور اسے حاصل کرنے والے کے لئے مالداری اور خوشحالی کے اسباب مہیا ہوتے ہیں، نیز خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کا دعویٰ کرنا اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں اس شخص کی قبر کے پاس جا کر دعا کرنے کی وصیت فرمائے ہیں، یہ ساری باتیں جھوٹ اور فریب ہیں جسکی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا : (یقیناً شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا ہے) [متفق علیہ]

امدانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس جا کر اللہ سے دعا کرنے کا حکم کیسے دے سکتے ہیں؟ حالانکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اس سے امت کو منع کیا، اور سختی کے ساتھ اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے، اور انبیاء و نبیک لوگوں کے بارے میں غلو اور انکی موت کے بعد انکو وسیلہ بنانے سے منع فرمایا۔

جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپکے ذریعے سے دین اور نعمت مکمل کر دی تھی، چنانچہ اب شریعت میں کسی یا بیشی نہیں کی جا سکتی۔

اور یہ اعتقاد رکھنا کہ قبروں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے بے بنیاد بدعت ہے جسکی شریعت مطہرہ میں کوئی بحاجت نہیں ہے، اگر وہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو، یا اللہ کے ساتھ صاحب قبر کو بھی پکارے، یا مدفن شخص کو نفع و نقصان کا مالک سمجھے، تو یہ عمل صاحب بدعت کو شرک اکبر تک پہنچا سکتا ہے، کیونکہ نفع و نقصان دینے والا صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے۔

اسی طرح سے یہ اعتقاد رکھنا کہ زاہد و عابد کی موت نہیں ہوتی بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے، اور وہ اپنی قبر سے لوگوں کی ضروریات اسی طرح پوری کرتا ہے جیسے وہ اپنی زندگی میں انکی ضروریات پوری کرتا تھا، یہ غلط اعتقاد گمراہ اور صوفیوں کے فاسد عقائد میں سے ہے، جس کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔

بلکہ آیات و صحیح احادیث میں واضح طور پر اس بات کا ثبوت متاثر ہے کہ اس دنیا میں ہر انسان نے مرتباً ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے :  
(لیکن تیت و لامین یقتوں)

ترجمہ : بلاشبہ آپھو بھی موت آئے گی، اور وہ بھی مر جائیں گے۔ الہنر / 30

اور ایسے ہی فرمایا : (وَنَا جَلَّ لِلَّهِ مِنْ قَبْلِكُمْ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) ترجمہ : ہم نے آپ سے پہلے کسی بھی بشر کو سرمدی زندگی نہیں بخشی، اگر آپ فوت ہو گئے تو کیا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟!۔ الانبیاء / 34

(كُلُّ نَفْسٍ ذَا أَنْفُسَ لَهُوَتْ)

ترجمہ : ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ الانبیاء / 35

اسی طرح صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو تین چیزوں کے علاوہ اسکے سارے اعمال مقطوع ہو جاتے ہیں، 1) علم، جس سے لوگ مستفید ہو رہے ہوں، 2) نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا کرے، 3) صدقہ جاریہ۔

قبر میں میت اپنے لئے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں، لہذا جسکی یہ کیفیت ہو وہ بدرجہ اولیٰ کسی اور کو نفع و نقصان نہیں پہنچاتا، اور ایسی ضروریات پورا کرنے کا مطالبہ غیر اللہ سے کرنا جنہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی پوری کر سکتا ہے، انکا مطالبہ میت سے کرنا شرک اکبر ہے، اور اس سے متصادم عقیدہ رکھنے والا شخص کفر اکبر کا مرتب ہے جو اسے۔ نعوذ بالله۔ ملت سے خارج کر سکتا ہے۔

کیونکہ اس نے قرآن و حدیث کے دلائل کا انکار کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ سے غالص توبہ کرنا واجب ہے، اور اس طرح کے اعمال بد کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم کرنا ضروری ہے، اور اللہ کی خوشنودی کا حصول اور جنت کی کامیابی اور جنم سے نجات حاصل کرنے کے لئے اہل سنت و اجماعت اور سلف صالحین کے منبع کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ "انتی

ایسے ہی "الموسوعة الميسرة في الأديان والآداب والآدلة المعاصرة" (1/322) میں ہے کہ :

"[تبليغی جماعت والے] عرب ممالک میں اپنے اجتماعات میں "ریاض الصالحین" پڑھتے ہیں، اور غیر عرب ممالک میں "حیات صحابہ" اور "تبليغی نصاب" پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، مونحر الدلائل کتاب خرافات، اور ضعیف احادیث سے بھر پور ہے" "انتی

خلاصہ کلام یہ ہے کہ : اہل علم مسلسل "تبليغی نصاب" کتاب سے بچپن کی تلقین کرتے آئے ہیں، اسی کتاب کا دوسرا نام : "فضائل اعمال" ہے، چنانچہ عوام الناس کو یہ کتاب نہیں پڑھنی چاہئے، بلکہ انہیں احادیث کی صحیح کتب پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، ان کتابوں کو پڑھیں جن کے مؤلفین نے اہل سنت و اجماعت کے منبع پر اپنی کتابیں تحریر کی ہیں، لیکن ایسی کتابیں جو خرافات اور جھوٹ پر مشتمل ہوں ایسی کتابوں کیلئے ایک مسلمان کے دل و دماغ میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے۔

واللہ اعلم۔